منگل | 7-اکتوبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 221 | منگل 4 جمادی الثانی 1418ھ 7 اخاء 1376ہش 7-اکتوبر 1997ء

خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
زمین تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا۔ سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ۔ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے۔ کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔

(روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 15)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضا مندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے۔ اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے۔ (نیکی کی تلقین کرو اور برائیوں سے روکو) (ایمان والوں) کی شان ہے۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت سے ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو۔ ہاں محل اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور انداز بیان ایسا ہونا چاہئے جو نرم ہو اور سلاست اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 280)

تمام مشکلات اور روحانی امراض کا یقینی علاج دعا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

مذہب کی جان اور خلاصہ اور اس کی روح اگر کوئی چیز ہے۔ تو وہ صرف دعا ہے۔ ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کبھی کسی زمانہ میں قائم ہوا اور ہر ایک وحی جو کسی زمانہ میں کسی گوشہ میں نازل ہوئی۔ اس میں دعا کی تعلیم دی گئی ہے اور خصوصیت سے اس پر زور دیا گیا ہے۔ اس زمانہ میں ہم حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی گفتگو کو آپ کی تقریروں کو آپ کی تحریروں کو غرض آپ کے جس کام کو بھی ہم دیکھیں تو آپ مجسم دعا نظر آتے ہیں۔ ان کی تحریریں دعا ہیں۔ ان کا عمل دعا ہے۔ ان کا ہر ایک کام دعا ہے۔

اگر کوئی چیز ایسی دنیا میں ہے جو یقینی علاج ہے روحانی امراض کا اور تمام مشکلات کا تو وہ دعا ہے۔

پس اگر کسی مذہب اور کسی تعلیم سے دعا کو نکال ڈالیں تو وہ مردہ چیز ہے۔ کیونکہ زندگی تو زندہ شخص کے آثار سے اور اس کے کاموں سے نظر آتی ہے۔ کسی چیز میں محض خوبصورتی کا پایا جانا زندگی پر دلالت نہیں کرتا۔ زندگی تو کاموں سے نظر آتی ہے اور کوئی کام ایک زندہ چیز ہی دے سکتی ہے مردہ چیز تو خواہ کس قدر خوبصورت ہو کوئی کام نہیں دے سکتی۔ ایک مردہ ہمیں کیا کام دے سکتا ہے۔ اس کی خوبصورتی ہمارے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ اس طرح اگر کوئی تعلیم خوبصورت بھی ہو لیکن اس میں دعا کی تعلیم نہ ہو تو وہ مردہ ہے۔ کیونکہ اس میں زندگی کے آثار نہیں۔ اس میں وہ چیز نہیں کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات ظاہر ہوتی ہیں۔ اور وہ صرف دعا ہے کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے افعال ظاہر ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک شخص خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا لیکچر دے لیکن اگر اس کے ساتھ اس کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت نہیں لیکچر کیا اثر رکھتا ہے۔ تو دعا کو نکال کر مذہب کا کچھ باقی نہیں رہ جاتا۔ اب دیکھو دنیا میں پہاڑ خوبصورت نظر آتے ہیں۔ دریاؤں کا نظارہ خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ سبزہ زاروں کا منظر بہت بھلا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ان میں انسان اپنی زندگی نہیں گزار سکتا۔ تھوڑی دیر کے لئے تفریح کے طور پر دریاؤں اور پہاڑوں کے بے نقص نظاروں اور سبزہ زاروں کو پسند کرے گا اور اپنا دل بہلا لے گا۔ لیکن ان میں زندگی نہیں گزار سکتا۔ زندگی گزارنے کے لئے پھر انہیں لوگوں میں جائے گا جو زندہ ہیں۔ وہ ان بے نقص اور بے عیب نظاروں کو چھوڑ کر عیب دار مگر زندہ انسانوں کے پاس ہی رہنا اور زندگی گذارنا پسند کرے گا کیونکہ انسانوں میں روح ہے۔ زندگی ہے۔ مگر دوسرے نظاروں میں زندگی نہیں گو وہ بے نقص ہیں۔

اور وہ چیز جو جاندار ہے خواہ وہ عیبوں اور نقائص سے ہی بھری ہوئی ہو بے جان چیز پر فضلیت رکھتی ہے۔ جب عیب دار جاندار کو ہم بے نقص غیر جاندار پر فضلیت دیتے ہیں۔ تو نبی

باقی صفحہ 7 پر

عمل صالح وہ ہے جس میں ظُلم، عُجب، ریا، تکبّر اور حقوقِ انسانی کے تلف کرنے کا خیال تک نہ ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

فہرست نماز جنازہ غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بیت الفضل لندن میں مورخہ 97-9-18 بروز جمعرات قبل از ظہر و عصر درج ذیل جنازہ غائب پڑھائے۔

۱۔ مکرمہ محترمہ گل بی بی صاحبہ زوجہ مکرم داؤد جان صاحب (کابل میں راہ خدا میں جان دینے والے) ربوہ

۲۔ مکرم فضل الٰہی صاحب درویش۔ قادیان

۳۔ مکرم میاں عبد الرزاق صاحب ولد میاں عبد الرحمان صاحب۔ امریکہ

۴۔ مکرم ملک عبد الحفیظ خاں صاحب۔ امریکہ

نکاح

○ مکرم عابد کریم صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب دار الیمن وسطی ربوہ کا نکاح ہمراہ مکرمہ فرح نادیہ صاحبہ بنت مکرم نعمت اللہ شمس صاحب کارکن شعبہ کمپیوٹر بعوض 50 ہزار روپے حق مہر مکرم فہیم احمد خادم صاحب مربی سلسلہ نے بیت الحمد ناصر آباد میں مورخہ 13-اگست 1997ء کو پڑھا۔ عزیزہ فرح نادیہ، مکرمہ صادقہ شمس صاحبہ ایسوسی ایٹ پروفیسر گورنمنٹ نصرت کالج برائے خواتین ربوہ کی صاحبزادی ہیں۔ عزیز عابد کریم مکرم مولوی فضل الدین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کریں۔

اعزاز

○ عزیزہ عائشہ صدیقہ بنت مکرم چوہدری محمود علی صاحب مغل پورہ پارک شاہدرہ لاہور نے گورنمنٹ پولی ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ برائے خواتین لاہور کے تحت آل پنجاب گولڈن جوبلی کے مقابلہ تقاریر اور حسن قرات میں اول انعام اور مقابلہ کوئز میں تیسرا انعام حاصل کیا ہے۔ عزیزہ کو 2500 روپے نقد انعام سے بھی نوازا گیا۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے اعزاز مبارک فرمائے اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم منیر احمد قریشی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور کی ہمشیرہ محترمہ زینب قدسیہ قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد رفیع صاحب امیر جماعت احمدیہ کنری سندھ کی نظر بوجہ کالا موتیا بند ہو گئی ہے۔ اپریشن متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کا اپریشن کامیاب فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

7 اخاء 1376 ھش — 7 اکتوبر 1997ء

انتقام کی بجائے عفو

جب انسان انتقام سے کام لیتا ہے تو اسے کسی قدر تسلی تو ہو جاتی ہے لیکن دیکھنے والے بھی اسے پسند نہیں کرتے۔ اور وقت گزر جانے پر اسے خیال آتا ہے کہ وہ ایسا نہ کرتا تو کتنا اچھا تھا۔ جب اسے یہ خیال آتا ہے کہ ایسا نہ کرتا تو کتنا اچھا تھا اس وقت اس کے دل میں عفو کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر اس نے پہلے ہی عفو سے کام لیا ہوتا تو یہ نوبت ہی نہ آتی۔ دراصل جب ہم انتقام لیتے ہیں تو اس میں ہماری غیرت کو بھی دخل ہوتا ہے۔ غیرت کو اگر حدود کے اندر نہ رکھا جائے تو وہ ہمیں اس بات پر مجبور کر دیتی ہے کہ جس طرح کسی اور نے ہمیں نقصان پہنچایا ہے ہم بھی اسے نقصان پہنچائیں۔ جس طرح کسی اور نے ہماری عزت پر حملہ کیا ہے اسی طرح ہم بھی اس کی عزت پر حملہ کریں۔ عفو ایک ایسی بات ہے کہ جو ہر حال میں پسند کی جاتی ہے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ بعض اوقات کسی کو برے کام کی وجہ سے یا بری بات کی وجہ سے سزا بھی دینی پڑتی ہے لیکن سزا دیتے وقت بھی ہمیں عفو کا خیال ذہن میں رکھنا چاہئے تو سزا بہتر طریق پر دی جا سکتی ہے۔ اور اس کا نام عفو بھی رکھا جا سکتا ہے۔ پس عفو سے کام لینا نہایت پسندیدہ بات ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ انسان کی عزت میں اضافہ کرتا ہے۔ اس کی عزت کم نہیں ہوتی بلکہ بڑھتی ہے۔ اس گہرے نفسیاتی راز کے متعلق حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی عفو سے کام لے اور خدا تعالیٰ نے اس کو عزت نہ دی ہو۔ عفو سے اگر کام لوگے تو تمہاری عزت بڑھے گی عزت کم نہیں ہوگی۔ اور یہ ایک بہت ہی گہرا نفسیاتی راز ہے اور امر واقعہ یہ ہے کہ وہ ماں باپ جو اپنی اولاد سے عفو کا سلوک کرتے ہیں۔ ہمیشہ ان کی عزت ان کی اولاد کے دل میں بڑھتی ہے اور عفو کے ذریعے باہر سوسائٹی میں بھی عزت بڑھتی ہے اور کبھی عفو سے انسان گرتا نہیں یعنی لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ اس کو کیا پتہ چلتا ہے چلو چھوڑو پرے۔ اس کے عفو میں ایک وقار پایا جاتا ہے۔ عفو کے مضمون میں یہ بات داخل ہے کہ علم ہو گیا لیکن دیکھو ہم اپنی اعلیٰ حوصلگی کی وجہ سے 'اپنے وسیع القلب ہونے کی وجہ سے' تم سے اعراض کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ہمیشہ ایسے شخص کے لئے دل میں عزت بڑھتی ہے اس کی دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔"

اس ارشاد میں ماں باپ اور اولاد کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ نہایت اہم ہے۔ انسانی سوسائٹی کا مرکزی نقطہ تو گھر ہے جس میں باپ ماں اور بچے رہتے ہیں۔ جو کچھ اس گھر میں ہوتا ہے وہی کچھ پھیل کر محلے میں ہوتا ہے اور پھر اسی کو زیادہ پھیلاؤ دے دیں تو وہی کچھ ملک میں ہوتا ہے۔ پس اگر گھر اچھا ہے یعنی ہر گھر اچھا ہے تو ہر محلّہ اچھا ہے اور ہر شہر اچھا ہے اور اگر گھروں میں فساد ہو تو شہر بھی فساد کی لپیٹ میں آئے گا اور محلّہ بھی فساد کی لپیٹ میں آئے گا۔ اسی لئے حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ عفو کا سلوک سب سے پہلے اولاد کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اور وہ اس لئے بھی کہ اولاد پر اس کو ایسا اقتدار حاصل ہے کہ وہ ان کو ڈانٹ ڈپٹ بھی کر سکتا ہے۔ اور ان کی پٹائی بھی کر سکتا ہے۔ لیکن ہم سب کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ڈانٹ ڈپٹ کرتے رہنے سے اور پٹائی کرنے سے اولاد کے دل سے ماں باپ کی محبت زائل ہو جاتی ہے وہ اطاعت تو بے شک کریں گے لیکن ماں باپ سے محبت نہیں کریں گے۔ اور اگر عفو کا سلوک روا رکھا جائے تو اولاد یقیناً اپنے ماں باپ سے محبت کرے گی۔ ان کی عزت کرے گی اور دل کی گہرائیوں سے ان کی اطاعت کرے گی۔ اور پھر حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ عفو کو گھر سے باہر سوسائٹی میں بھی استعمال کیا جائے۔ اور جب سوسائٹی میں استعمال کیا جاتا ہے تو اس سوسائٹی سے انسان کی عزت بڑھتی ہے کم نہیں ہوتی۔ کبھی لوگ یہ نہیں کہتے کہ اس نے معاف کر دیا بہت برا کیا۔ یہ تو کہتے ہیں کہ اس نے سزا دی اور سخت سزا دی اور اچھا نہیں کیا۔

پس عفو کو کام میں لائیے۔ اپنے گھر سے شروع کر کے محلے تک لے جائیے اور تمام لوگوں تک اسے پہنچائیے۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو یقیناً گھر میں بھی آپ کی عزت بڑھے گی آپ سے محبت پیدا ہوگی اور باہر بھی آپ کی عزت بڑھے گی اور آپ سے محبت پیدا ہوگی۔ لوگ آپ کی اعلیٰ حوصلگی اور وسیع القلبی کا ذکر کریں گے اور یہ دونوں خوبیاں ایسی ہیں کہ جس شخص میں پائی جائیں اس کے کردار کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم عفو سے کام لینے والے ہوں۔

میرا اک ایسا ساتھ چھُوٹا ہے
میرے سر پر پہاڑ ٹُوٹا ہے
میرا دل تھا مسرّتوں کا گھر
چشمۂ غم یہیں سے پھُوٹا ہے
زندگانی کو سینچتے رہئے
دُھوپ چھاؤں کا ایک بُوٹا ہے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبیب الرحمٰن زیروی اسسٹنٹ لائبریرین خلافت لائبریری ربوہ

حضرت بانی سلسلہ کے مکاتیب گرامی

حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب کے نام

حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوری حضرت بانی سلسلہ کے کبار رفقاء میں سے تھے۔ اور کسی علم و فضل یا مال و دولت کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اپنے اخلاص تقویٰ اور حضرت بانی سلسلہ سے کمال عشق و محبت کی وجہ سے آپ کو حضرت بانی سلسلہ کا قرب حاصل تھا۔ سرخی کے چھینٹوں والے نشان کے آپ شاہد تھے۔ حضرت بانی سلسلہ نے آپ کے بارے میں تحریر فرمایا'

"یہ جوان صالح اپنی فطرتی مناسبت کی وجہ سے میرے طرف کھینچا گیا ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ ان وفادار دوستوں میں سے ہیں جن پر کوئی ابتلا جنبش نہیں لا سکتا"۔

اسی ضمن میں حضرت بانی سلسلہ نے مزید فرمایا'

"میاں عبداللہ نہایت عمدہ آدمی اور میرے منتخب محبوں میں سے ہے۔ اور باوجود تھوڑے سے گزارہ ملازمت پٹوار کے ہمیشہ حسب مقدرت اپنی خدمت مالی میں بھی حاضر ہے۔ ابھی بارہ روپے سالانہ چندہ کے طور پر مقرر کر دیا ہے۔ بہت بڑا موجب میاں عبداللہ [illegible] یادت خلوص و محبت و اعتقاد کا یہ ہے کہ وہ اپنا [illegible]ج بھی کر کے ایک عرصہ تک میری صحبت میں آ[illegible] رہتا ہے۔ (-) سو اس تقریب سے روحانی امور میں ترقی پا گیا۔ کیا اچھا ہو کہ میرے دوسرے مخلص بھی اس عادت کی پیروی کریں۔"

(ازالہ اوہام)

حضرت بانی سلسلہ کے حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحب کے نام یہ خطوط حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے مرتب کر کے شائع کئے ہیں۔ ان میں سے چند خطوط ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔

(ادارہ)

(پوسٹ کارڈ)

(-) 9۔ جمادی الاول کو میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام بطور تفاول بشیر الدین احمد رکھا گیا بروز جمعہ اس کا عقیقہ ہے۔ اطلاعاً لکھا گیا۔

(-) خاکسار غلام احمد از قادیان۔
15- جنوری 1889ء

○○○

(پوسٹ کارڈ)

آپ کا اخلاص نامہ پہنچا۔ چونکہ مجھے پہلے سے آپ کے آنے کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے آپ کی تحریر سے مجھے بہت خوشی ہوئی۔ امید کہ بلاتوقف دو چار روز تک ہی آجائیں۔ یہ عاجز اکثر بیمار رہتا ہے لوگوں کے خطوط کا جواب بھی نہیں لکھا جاتا۔ امید ہے۔ کہ آپ ہر ایک طرح کا کام محض للہ کر کے مجھے آرام پہنچائیں گے۔ (-)

خاکسار غلام احمد از قادیان۔ 22۔ جنوری 1889ء

○○○

(پوسٹ کارڈ)

محبی عزیزی میاں عبداللہ صاحب (-) آپ کا محبت نامہ مجھ کو ملا۔ امید کہ اپنی صحت تندرستی سے بہت جلد اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلدی شفا بخشے۔ اور غم و ہم دور کرے۔ آمین۔ (-)

خاکسار غلام احمد از قادیان۔ 28۔ اپریل 1895ء)

○○○

(پوسٹ لفافہ)

محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب سنوری (-) ایک مدت کے بعد آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ مقام شکر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ہم و غم سے نجات بخشی۔ وہ غفور و رحیم ہے۔ اور آخر بندوں پر رحم کرتا ہے اور جو آپ نے اپنی غفلت کا حال لکھا ہے۔ عزیز [illegible]من در حقیقت نہایت خوف کی جگہ ہے۔ یہ زندگی جس کے ساتھ ہزارہا بلائیں۔ اور خوفناک مرضیں اور انواع و اقسام کی مصیبتیں لگی ہوئی ہیں۔ وہ بجز خدا تعالیٰ کے رحم کے بسر نہیں ہو سکتی۔ پس ہر ایک رات اور دن میں خدا تعالیٰ سے ڈرنا۔ اور اپنے اعضاء کو بدیوں سے بچانا جانگداز مصیبتوں سے بچنے کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں۔ انسان کا وجود ایک طرفۃ العین کے لئے بھی اپنی زندگانی کا مالک نہیں۔ رات کو ہنستا سوئے اور دن کو روتا اٹھے۔ یہی دنیا کی وضع ہے۔ جس کی پناہ سے ہر ایک دم گزرتا ہے۔ اگر وہ ناراض ہو۔ تو پھر کیا ٹھکانا ہے۔ مناسب کہ بہت استغفار کرتے رہیں۔ اور اللہ جلّ شانہ کی عظمت اپنے دل میں بٹھاویں۔ اور میں نے آپ کے تقویٰ اور استقامت ایمانی اور صراط مستقیم کے لئے دعائی ہے۔ اللہ جل شانہ قبول فرماوے۔ اور کبھی کبھی اگر رخصت مل سکے۔ تو ضرور ملا کریں۔ رسالہ نور (-) جواب چھپا ہے۔ شاید آپ کو پہنچا ہوگا اور ایک اور کتاب نہایت لطیف چھپ رہی ہے۔ چونکہ عمر کا اعتبار نہیں۔ معلوم نہیں کس وقت اس کائنات عالم سے گزر جائیں۔ اس لئے یہی دعا اور مدعا ہے کہ دینی خدمات حسب المراد ہم سے صادر ہوں۔ باقی سب خیریت ہے۔ (-)

خاکسار غلام احمد

○○○

(پوسٹ لفافہ)

محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب (-) آپ کو نئی شادی مبارک ہو۔ بروز جمعہ حسب تحریر آپ کے طعام ولیمہ آپ کی طرف سے مہمانوں کو کھلایا گیا۔ چونکہ مہمان بہت تھے۔ اور سیٹھ صاحب اور شیخ رحمت اللہ صاحب اور دوسرے ابہت معزز دوست موجود تھے۔ اور (80) سے کچھ زیادہ ہوں گے۔ اس لئے دس روپیہ کافی نہ تھے۔ لہٰذا اس خوشی میں دس روپیہ میں نے اپنی طرف سے ڈال کر بیس روپیہ دعوت میں خرچ کئے۔ عمدہ پلاؤ نمکین اور زردہ نہایت عمدہ اور روغن جوش اور قورمہ اور نان اور شیریں چاہ وغیرہ کھانا تھا۔ مہمان نہایت خوش ہوئے۔ اور کھا کر آپ کو دعاء خیر کہی۔ شاید یہ طعام ولیمہ اس خوبی سے کسی جگہ آپ کو اتفاق نہیں ہو گا۔ (-)

خاکسار غلام احمد (-) 22۔ جنوری 1897ء

○○○

(پوسٹ لفافہ) 27۔ اپریل 1903ء

محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب (-)

آپ کا کارڈ پہنچا۔ چونکہ عمر کا اعتبار نہیں آپ کو مناسب ہے۔ کہ دو تین ماہ کی رخصت لے کر قادیان میں آجائیں۔ آپ کو عمر کے اوائل حصہ میں اگرچہ قادیان رہنے کا اتفاق ہوا۔ مگر اب نہیں ہوا۔ اب ہونا ضروری ہے اس بات میں ضرور غ[illegible]ر کرنا چاہئے۔ (-)

خاکسار مرزا غلام احمد (-) از قادیان۔

(اخویم سید محمد شاہ صاحب کو سلام (-)

○○○

(پوسٹ لفافہ)

عزیزی مشفقی محبی میاں عبداللہ صاحب (-) کئی دن سے آپ کا خط پہنچا ہوا ہے۔ مگر مجھے دو ماہ سے اس قدر کھانسی ہے کہ میں جواب لکھنے سے مجبور رہا۔ اس وقت بھی میری حالت تحریر کے قابل نہیں تھی۔ اپنے تئیں ضبط کر کے لکھا ہے افسوس کہ میں علالت طبع سے زیادہ لکھ نہیں سکتا۔ بعد صحت (اللہ نے چاہا تو) آپ کے لئے دعا کروں گا۔ صرف رسید کے طور پر یہ خط بھیجتا ہوں۔ (-)

خاکسار مرزا غلام احمد (-)
4۔ جنوری 1904ء)

○○○

(پوسٹ لفافہ)

محبی عزیزی اخویم میاں عبداللہ صاحب (-) آپ کا عنایت نامہ پہنچا کر بدریافت خیر و عافیت نہایت خوشی ہوئی۔ امید کہ جلد جلد اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع کرتے رہیں گے۔ اور جو کچھ آپ نے ارادہ کیا ہے۔ کہ یک صد روپیہ سالانہ معہ چندہ احباب غوث گڑھ روانہ کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ اس کا آپ کو ثواب بخشے۔ باقی ہر طرح سے یہاں خیریت ہے۔ ایک اشتہار ساتھ اس کے ارسال ہے۔ (-)

خاکسار مرزا غلام احمد (-) 28۔ فروری 1905ء)

○○○

(پوسٹ لفافہ)

محبی اخویم میاں عبداللہ صاحب (-) آپ کی رخصت منظور ہونے سے بہت خوشی ہوئی۔ اور دعا ہے کہ عزیز رحمت اللہ کو بھی خدا تعالیٰ اس عہدہ پر مستقل فرماوے۔ آمین۔ اور یہ آپ کے اختیار میں ہے۔ جس میں آرام دیکھیں وہی طریق اختیار کریں۔ چاہیں تو عیال کو ہمراہ لے آویں۔ چاہے مجرد آ جائیں۔ چند روز سے ہمارے گھر میں بعض مہمان معہ عیال اترے ہوئے ہیں۔ اور ان کا ارادہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عید تک اسی جگہ رہیں۔ لہٰذا عید تک کل مکان

ایک اچھی بات

ملنے والے معاوضے کی نسبت اگر آپ تھوڑا سا زیادہ کام کر دیں تو یہ نیکی شمار ہوگی۔ اور آپ کو اس نیکی کا ثواب ملے گا۔

رکا ہوا ہے لیکن اگر آپ معہ عیال آویں۔ (اللہ نے چاہا تو) کوئی اور بندوبست ہو جاوے گا۔ مسمی علیا کی بیعت منظور کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو استقامت بخشے۔ (-)

مرزا غلام احمد (-) 261۔ اکتوبر 1907ء

○○○

(پوسٹ لفافہ)

از (-) غلام احمد۔ بخدمت اخویم میاں عبداللہ صاحب سنوری۔ بعد سلام (-) مدت مدید کے بعد آپ کا عنایت نامہ پہنچا۔ تمام خط اول سے آخر تک غور سے پڑھا گیا۔ میں بخوبی اس بات پر مطمئن ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے دل میں اخلاص اور محبت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ اور آپ کو فطرتی مناسبت ہے اور ایسی محبت ہے۔ کہ زمانہ کے رنگ بدلانے سے دور نہیں ہو سکتی۔ سو میں آپ پر بہت خوش ہوں۔ ظاہری ملاقات میں اگر کچھ بُعد واقع ہو گئی ہے۔ تو یہ صوری بُعد آپ کے باطنی قرب کا کچھ حارج نہیں۔ (-) اللہ نے چاہا تو) ملاقات بھی کسی وقت ہو جائے گی۔ اور آج جس قدر بعض لوگوں میں بد خیالات و ظنوں فاسدہ پیدا ہو گئے ہیں۔ میں ان سے کچھ آزردہ نہیں۔ اور نہ ایسے لوگ میری کارروائیوں کو کچھ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ دنیا میں ہمیشہ سے اکثر لوگ سریع التغیر اور کچے خیال کے ہوتے رہے ہیں۔ ایسا ہی اس زمانہ میں بھی ہیں۔ مگر ایسے لوگ نہ اپنے شمول سے کچھ برکت زیادہ کرتے ہیں۔ اور نہ اپنے مخالفانہ قیل و قال سے کچھ بگاڑ سکتے ہیں۔ انسان کے لئے اس کا حقیقی محاسب خدا تعالیٰ ہے۔ اگر وہ کسی بنا پر ناراض ہو۔ تو تمام دنیا مل کر اس بندہ کو اپنی مرادات میں کامیاب نہیں کر سکتی۔ اور اگر راضی ہو۔ تو اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ جو شخص حقیقت میں سچا اور زیر سایہ حمایت الٰہی ہو۔ اس کو کسی کی دوستی اور دشمنی کی پروا بھی نہیں ہوتی۔ ہر ایک شخص اپنا جوہر ظاہر کرتا ہے۔ نیک آدمی اپنی نیک باتوں اور وفاداری اور صدق اور صفا سے اپنی نکوکاری کا ثبوت دیتا ہے۔ اور بد آدمی اپنی بد افعالی بدگمانی سے اپنے مادۂ بد کو ظاہر کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے (-) یعنی ہر شخص اپنے مادہ اور فطرت کے مطابق عمل کر رہا ہے۔ اور اس جگہ اور سب طرح سے خیریت ہے۔ (-)

خاکسار غلام احمد از قادیان 6۔ مارچ 1908ء
سب کی طرف سے (سلام)

○○○

(پوسٹ لفافہ) [illegible]

(-) (سلام) لاہور میں قادیاں سے ہو کر دونوں خط آپ کے مجھ کو ملے۔ خدا تعالیٰ آپ کو اس دلآزار تشویش سے نجات بخشے۔ اور آپ کے لخت [illegible] کو کامل شفا عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

نیک چلنی، نیک بختی، تقویٰ

میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود باش رکھتے ہیں۔ اس وصیت کو توجہ سے سنیں۔ کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنج وقت عبادت باجماعت کے پابند ہوں وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔ اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔ گورنمنٹ برطانیہ جس کے زیر سایہ ان کے مال اور جانیں اور آبروئیں محفوظ ہیں۔ بصدق دل اس کے وفادار تابعدار رہیں۔ اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو۔ اور خدا تعالیٰ سے ڈریں۔ اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں اور پنج وقتہ عبادت کو نہایت التزام سے قائم رکھیں۔ اور ظلم اور تعدی اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق اور بے جا طرفداری سے باز رہیں اور کسی بد صحبت میں نہ بیٹھیں۔ اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو ان کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے یا اس گورنمنٹ محسنہ کا خیر خواہ نہیں ہے یا حقوق العباد کی کچھ پرواہ نہیں رکھتا۔ اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج اور بدچلن آدمی ہے۔ اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت یا ارادت ہے اس کی نسبت ناحق بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افترا کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکا دینا چاہتا ہے۔ تو تم پر لازم ہو گا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دور کرو۔ اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے۔ اور چاہئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو۔ اور چاہئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گزر نہ ہو۔ اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔

یہ وہ امور اور وہ شرائط ہیں جو میں ابتدا سے کہتا چلا آیا ہوں میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہو گا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔ اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔ اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دئے جاؤ اور تمہارے حق میں برے برے لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو کہ سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا مقابلہ نہ ہو۔ ورنہ تم بھی ویسے ہی ٹھہرو گے جیسا کہ وہ ہیں۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بناوے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ رہ نہیں سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے گا۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔ اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔

نسیم سیفی

بچوں کی کلاس (احمدیہ ٹیلی ویژن)

بیت الفضل لندن میں عبادت کے بعد باہر نکلا تو یوں لگا کہ مولانا عطاء المجیب راشد امام بیت الفضل میرا انتظار کر رہے ہیں۔ مجھ سے کہنے لگے کہ اگلے ہفتے بچوں کی کلاس جو ایم ٹی اے پر ہوتی ہے اس کے آپ مہمان خصوصی بن جائیے۔ میں نے گزارش کی کہ اگلے ہفتے تو میری روانگی ہے۔ ان کا خیال تھا کہ اگر شام کو روانگی ہے تو صبح کلاس ہو جائے۔ میں اس بات سے اتفاق نہ کر سکا کہنے لگے اچھا۔ اس ہفتے بلایا تو ہم نے محترم شیخ مبارک احمد صاحب کو ہے لیکن اب ان سے کہتے ہیں کہ وہ اگلے ہفتے آ جائیں اور آپ اسی ہفتے اس کلاس میں شرکت کریں۔ میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کا باعث کیا بات ہو سکتی تھی کہ ایم ٹی اے پر ہونے والی کلاس کے بچوں سے ملاقات ہو اور میں اس موقع پر نہ صرف اپنا ہلکا سا تعارف کروا سکوں بلکہ بچوں کے سوالوں کے جواب بھی دے سکوں۔ خاص طور پر ایسی صورت میں کہ مولانا عطاء المجیب راشد اس کلاس کو کنڈکٹ کرنے والے ہوں۔ چنانچہ اس کلاس میں شرکت کا موقعہ مل گیا۔ داد تو میں نے بچوں کو وہاں بھی دی تھی۔ میں ان سے بڑا متاثر تھا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ الفضل کے ذریعے بھی انہیں داد دوں۔ اور انہیں داد دینے ہی کے لئے میں یہ چند الفاظ پیش کر رہا ہوں۔

پہلے عطاء المجیب صاحب نے کلاس کا تعارف کروایا اور یہ بتایا کہ اس سے پہلے ہفتے محترم حضرت مرزا عبدالحق صاحب سرگودھا اس کلاس کے مہمان خصوصی تھے۔ آج کے مہمان خصوصی کا انہوں نے تعارف کروایا۔ تعارف کرواتے ہوئے ایک بات جو خاص طور پر کہی وہ یہ تھی کہ یہ قلم کے آدمی ہیں۔ مجھے اس سے بڑا لطف آیا۔ میں تو ہر جگہ قلم کا ذکر کرتا ہوں۔ اس لئے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو سلطان القلم کہا گیا تھا۔ میں ہر شخص سے کہتا ہوں کہ اس سلطان کی فوج قلم کی فوج ہونی چاہئے۔ آیئے اس فوج میں داخل ہو جائیں۔ چنانچہ ان کی اس بات سے مجھے بڑا لطف آیا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں اپنا تعارف کرواؤں۔ میں نے قادیان سے شروع کر کے جہاں میں پیدا ہوا تھا ربوہ تک کا ذکر کیا جہاں میں آج کل اخبار الفضل کی ایڈیٹری کے فرائض سرانجام دے رہا ہوں۔ اور پھر کلاس کی یوں باری آگئی کہ آپ نے کلاس کے شرکاء سے کہا کہ اب سوال کریں۔ اور اس سوال و جواب کے عرصے میں بعض بڑی دلچسپ باتیں سامنے آئیں۔ میں نے دیکھا کہ کئی بچے کاپیوں پر نوٹ لے رہے تھے۔ کئی بچے ان باتوں کو اس طرح ذہن نشین کر رہے تھے کہ اگر سوال پوچھا جائے تو فوراً اس کا جواب دیں۔ بچوں نے مجھ سے سوال پوچھے اور میں جو کچھ بتا سکتا تھا میں نے انہیں بتایا۔ ایک بچے نے سوال کیا کہ آپ کی عمر کیا ہے۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کہنے لگے یہ تو بچوں کے لئے حساب کا سوال ہے۔ آپ کو پتہ ہے کہ اب ہم کس سال میں ہیں یعنی کس سنہ میں اور یہ بھی انہوں نے بتا دیا ہے کہ میں کس سال پیدا ہوا تھا۔ تو آپ حساب کا سوال سمجھیں اور آپ خود بتائیں کہ ان کی عمر کیا ہے۔ چنانچہ بچوں نے بڑے شوق سے ہاتھ کھڑے کئے اور کہا 80 سال۔ بات بالکل ٹھیک تھی۔ اسی طرح بعض اور سوالوں کے جواب میں بھی مکرم عطاء المجیب صاحب راشد راہنمائی کرتے رہے اور بچے جواب دیتے رہے۔ میں اس بات سے بہت خوش ہوا کہ بچے نہایت شوق سے سن رہے تھے اور ان کی کوشش تھی کہ جو باتیں وہ سن رہے ہیں وہ انہیں یاد رہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوا کہ ایک بچے نے جواب دیا جواب غلط تھا فوری طور پر اس نے اپنا جواب بدلا اور ٹھیک جواب دے دیا۔ گویا کہ ذہن پر ذرا سا دباؤ ڈالا۔ بات یاد آ گئی۔ یہ بچے مجھ کو بہت ذہین نظر آئے۔ میں ان سے بہت متاثر ہوا ان کے ذوق شوق کا جذبہ ایسا تھا کہ مجھے اپنی جماعت کی آئندہ نسلوں پر فخر ہونے لگا۔ یہ بچے کل کو جوان ہوں گے اسی لگن کے ساتھ دین سیکھیں گے بھی اور دین سکھائیں گے بھی اسی لگن کے ساتھ یہ احمدیت کے کارکن افراد کی حیثیت اختیار کر لیں گے۔

جب کلاس ختم ہوئی تو بعض بچوں کے والدین بھی وہاں موجود تھے۔ ان سے بھی میری گفتگو ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ یہ والدین بھرپور کوشش کرتے ہیں کہ ان بچوں کو اس کلاس سے استفادہ کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ گویا کہ میرے دل میں ان بچوں کے والدین کے لئے اور ان بچوں کے لئے بھی بڑے اعتماد کے جذبات پیدا ہوئے۔ مجھے ان پر ایسا فخر کا احساس ملا جو میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔ ایسے بچوں کو دیکھ کر ایسے بچوں کے والدین سے مل کر مجھے ساری جماعت کے بچوں اور ساری جماعت کے بچوں کے والدین پر پیار آنے لگا اور ان کے لئے میرے دل سے دعائیں نکلنے لگیں۔ میں نے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد کو اس کلاس میں بچوں کی راہنمائی کرتے ہوئے دیکھا اور مجھے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب یاد آگئے وہ میرے بزرگ بھی تھے میرے دوست بھی تھے۔ ہم سفر اور حضر میں خاصا اکٹھے رہے حتیٰ کہ باوجود اس کے کہ میں نے کبھی ان سے کتابی علم پڑھ کر حاصل نہیں کیا میں ہمیشہ اپنے آپ کو ان کا طالب علم سمجھتا ہوں۔ بلکہ ایک تقریب میں جو ربوہ میں منعقد ہو رہی تھی مولانا ابوالعطاء صاحب نے کسی کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ میرے شاگرد ہیں میں بھی پاس بیٹھا تھا۔ میں نے کہا مولانا میں بھی تو آپ کا شاگرد ہوں۔ کہنے لگے تم نے تو کبھی مجھ سے کسی کتاب کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھا۔ میں نے کہا کتابیں پڑھنے سے تو شاگرد نہیں بنتے۔ میں آپ کے ساتھ خاصا وقت گزارتا ہوں آپ سے بہت کچھ سیکھتا ہوں اور یہ سیکھنا اس بات کی علامت ہے کہ میں آپ کا شاگرد ہوں حضرت مولانا ابوالعطاء اس لئے یاد آگئے کہ ان کا فرزند عطاء المجیب راشد ویسی ہی ذہانت اور چابک دستی سے کلاس کے بچوں کی راہنمائی کر رہے تھے جس طرح ہم نے مولانا ابوالعطاء کو کرتے دیکھا تھا۔

مین ایک دفعہ پھر یہ کہنا چاہوں گا کہ ان بچوں نے مجھے بہت متاثر کیا یہ خدا کے فضل سے بہت ذہین بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت اور تندرستی کے ساتھ لمبی عمریں عطا کرے اور انہیں ساری زندگی خدمت دین کے مواقع ملتے رہیں اور یہ ان سے پوری طرح استفادہ کرتے رہیں۔ ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو سلسلہ احمدیہ کا ستون سمجھے۔ اور اس کے دل میں یہ یقین پیدا ہو کہ اگر میں ہل گیا تو یہ ستون ہل جائے گا۔ چونکہ اس ستون کو ہلنا نہیں چاہئے اس لئے میں بھی نہیں ہلوں گا۔ میں قائم رہوں گا۔ خدا کرے یہ بچے اور احمدیہ جماعت کے سارے بچے ایسے ہی ثابت ہوں میری دلی دعائیں ان کے لئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اندازِ نصیحت

عام طور پر بڑے بوڑھے سمجھتے ہیں کہ نوجوان غلط راستے پر چل نکلتے ہیں۔ وہ انہیں نصیحت کرتے ہیں اور نصیحت کرتے ہوئے یہ بات اکثر دہراتے ہیں کہ جوانی کوئی تم پر ہی تو نہیں آئی۔ ہم بھی جوانی کے دور میں سے گزرے ہوئے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ جوانی کیا چیز ہے اور کیا چاہتی ہے۔ اور اس نصیحت کے بعد بعض اوقات وہ نوجوانوں کو کوسنے بھی لگتے ہیں کہ تم وہ کچھ کیوں نہیں کرتے جو ہم نے نوجوانی میں کیا تھا۔ آخر ہم تم سے بڑے ہیں اب بوڑھے ہو چکے ہیں۔ ہم نے جوانی کا دور دیکھا ہوا ہے۔ ہمارے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے نوجوان اس بات کو پسند نہیں کرتے نوجوان چاہتے ہیں کہ وہ وہی کچھ کریں جوان کا جی چاہتا ہے۔

گذشتہ دنوں کہیں یہ بات پڑھنے کو ملی کہ بڑے بوڑھوں کی نصیحت سن کر نوجوان کیا کہتے ہیں۔ لکھنے والے نے بتایا کہ نوجوان کہتے ہیں کہ بڑے بوڑھوں کی نوجوانی کا وقت ہمارے وقت سے بہت مختلف تھا۔ جس دور میں سے ہم گذر رہے ہیں اس میں سے بڑے بوڑھے نہ گذرے ہیں نہ گذر سکتے ہیں۔ کیونکہ اب وہ بوڑھے ہو چکے ہیں اور دوبارہ انہیں جوان تو نہیں ہونا۔ اس لئے وہ ہمارے دور میں سے نہیں گذر سکتے اور چونکہ ہمارے دور میں سے نہیں گذر سکتے اس لئے وہ یہ بھی نہیں جان سکتے کہ نوجوانی میں کیا کرنا چاہئے۔ یعنی آج کل کے دور میں انہیں یہ تو علم ہے کہ جب وہ نوجوان تھے وہ کیا کرتے تھے۔ لیکن شاید وہ یہ بات بھول گئے ہوں کہ جب وہ نوجوان تھے اس وقت تو بڑے بوڑھے بھی انہیں یہی کہتے ہوں گے کہ آخر تم پر کوئی نئی جوانی تو نہیں آئی۔ جوانی تو ہم پر بھی آئی تھی۔ اور تم جو کچھ کرتے ہو یہ نامناسب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ بات ہمیشہ سے چلی آئی ہے۔ بڑے بوڑھے اپنے دور جوانی گذار کر بوڑھے ہونے کے بعد یہ چاہتے ہیں کہ نئے جوان ہونے والے لوگ وہی کچھ کریں جوان بوڑھوں کے دور میں کیا جاتا تھا۔ اور نوجوان اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ یہ دور نیا ہے ہم اس کے مطابق کام کریں گے اور چونکہ آپ لوگ اس دور میں سے گذرے نہیں اس لئے آپ اسے سمجھ بھی نہیں سکتے اور اس کے متعلق ہمیں نصیحت بھی نہیں کر سکتے۔

یہ ایک الجھا ہوا سا سوال ہے حقیقت یہ ہے کہ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ہر دور کے نوجوان ایک نئے دور میں داخل ہوتے ہیں لیکن ہر دور پچھلے دور کیساتھ جڑا ہوا ہوتا ہے۔ مختلف تو ہوتا ہے لیکن اتنا مختلف نہیں جس طرح ایک سکے کے دو رخ۔ صرف اتنا مختلف ہوتا ہے کہ پہلی باتوں سے ہٹ کر کچھ نئی باتیں سامنے آجاتی ہیں پس اگر بڑے بوڑھے ان نئی باتوں کو سمجھنے اور برداشت کرنے کی کوشش کریں تو ان کی نصیحت زیادہ کارگر ہو سکتی ہے۔ جوانی تو ہمیشہ لوگوں پر آتی ہی رہے گی بلکہ ایک انگریز ناول نویس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کے تمام ناول نوجوانوں کے متعلق ہیں۔ اس کے ایک دوست نے اس سے کہا کہ تم نوجوانوں کے متعلق لکھتے ہو اور ان نوجوانوں نے تو آخر بوڑھے ہو جانا ہے۔ پھر تمہارے ناول کون پڑھے گا۔ اس ناول نگار نے بڑی بے ساختگی سے جواب دیا کہ کیا آپ کے خیال میں جب یہ نوجوان بوڑھے ہو جائیں گے تو ان کی جگہ لینے والے اور نوجوان پیدا نہیں ہوں گے۔ دنیا تو ہمیشہ اسی طرح چلتی آئی ہے۔ بچہ جوان ہوتا ہے پھر بوڑھا ہو جاتا ہے اور جب جوان بوڑھا ہوتا ہے تو اور جوان اس کی جگہ لے لیتے ہیں۔ پس یہ بات ہمیشہ قائم رہے گی۔ چاہئے یہ کہ نوجوان بھی ان باتوں پر غور کریں اور بڑے بوڑھے بھی نصیحت کرتے ہوئے اس بات کو سامنے رکھیں کہ ان کا دور گذر گیا ہے۔ نئے دور کی نئی ضروریات ہیں اور نئے نوجوانوں کی نئی خواہشات ہیں۔ اخلاق کے اندر رہتے ہوئے اور کسی کی ضرر رسانی کا باعث نہ ہوتے ہوئے وہ جو کچھ کرتے ہیں انہیں کرنے دینا چاہئے۔

آپ کا کیا خیال ہے؟

نون۔ سین

خوبصورت قلم کا تحفہ پاکر

مری خوش نصیبی کہ آقا نے مجھ کو قلم خوبصورت عنایت کیا ہے
جو ساتھ اس کے مکتوب آیا ہے اس میں دعاؤں ہیں اتنی کہ گھر بھر دیا ہے

وہ کرتے ہیں احساں پہ احساں ہمیشہ وراثت میں پائی ہے شانِ کریمی
یہ ہے خسروانہ عنایت سراسر وگرنہ مَیں کیا؟ میری ہستی ہی کیا ہے؟

غنیمت ہے ناچیز ذرّوں کی خاطر شغف میرے سورج کا شعروادب میں
ہے سایہ فگن آسماں معرفت کا زمیں پہ بہت روپ آیا ہوا ہے

میں لاؤں کہاں سے وہ الفاظ جن سے ادا ہو سکے شکریہ جیسا حق ہے
بہے جا رہے ہیں تشکر کے آنسو مرا پگلا دل آج پگھلا ہوا ہے

بڑی خاکساری سے سر کو جھکائے خدا سے یہی اک دعا مانگتی ہوں
کہ آقا کی ساری دعائیں ہوں پوری۔ یہ ہو جائے تو چاہئے اور کیا ہے؟

امتہ الباری ناصر- کراچی

ہمدردانہ رویّہ

چوہدری سلطان احمد طاہر کراچی سے لکھتے ہیں۔ نوجوانی میں ایک مرتبہ حلقہ کے زعیم نے قادیان میں ایک چندے کی تحریک کی اور غالباً کہا کہ ہر شخص دو دو آنے دے۔ میں نے کہا کہ اگر کسی کے پاس یہ رقم نہ ہو تو۔ وہ حیران ہوئے اور مجھ سے کہنے لگے کہ کل میں نے ایک مکان کی پیائش لینی ہے آجانا۔ میں وقت مقررہ پر پہنچ گیا اور ان کے ساتھ فیتہ پکڑ کر پیائش کی۔ پیائش کے بعد ان کو فوراً حساب لگا کر بتا دیا کہ پیائش کا نتیجہ کیا ہے۔ وہ بڑے خوش ہوئے اور چار آنے کی بجائے آٹھ آنے دے دئے۔ میں نے رقم لیتے ہی ان سے کہا کہ اب آپ چندہ بھی لے لیں۔ اس طرح چندہ بھی دیا گیا اور میرا بھلا بھی ہو گیا۔ اس بات میں سب سے اچھا پہلو یہ تھا کہ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب نے بجائے اسکے کہ کہیں اور کام کے لئے بھیجتے اپنے ہی پاس سے کام دے دیا اور ایک احمدی کا بھلا کیا۔ آج کے دور میں بھی ایسے بہت سے احمدی اچھے عہدوں پر ہوں گے جو اس بات کو مدنظر رکھتے ہوں کہ اگر کوئی احمدی ضرورت مند ہو تو اس سلسلے میں پہلے اسکی خود مدد کی جائے۔ یہ پہلو ہمیشہ مدنظر رہنا چاہئے۔

بقیہ صفحہ 3

(اللہ نے چاہا تو) دعا کرتا رہوں گا حالات سے مجھ کو اطلاع دیتے رہیں میں بیمار تھا۔ اور میرے گھر کے لوگ مجھ سے زیادہ بیمار تھے۔ اس لئے تبدیل ہوا کے لئے لاہور میں آگئے۔ خدا تعالیٰ آپ کو غم سے رہائی بخشے۔ (-)

خاکسار۔ مرزا غلام احمد

(پوسٹ لفافہ)

مخمی عزیزی میاں عبداللہ صاحب (-) آپ کا محبت نامہ پہنچا۔ رحمتہ اللہ کی صحت سے بہت خوشی ہوئی۔ (-) مگر مناسب ہے۔ کہ جب تک پوری قوت نہ ہو۔ دوا کھاتے رہیں۔ ابھی قرص کافور کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اور بہتر ہے۔ کہ اکثر اوقات باہر ہوا میں رہیں۔ اگر ایسی جگہ میسر آوے۔ کہ باغ ہو۔ اور درختوں کا سایہ ہو۔ اور کھلی ہوا تو یہ بہت ہی بہتر ہے۔ اور ایک بڑی دوا ہے۔ اور تاریک جگہ اور بند ہوا کی جگہ میں ہرگز نہیں رہنا چاہئے۔ باغ کے سایہ کی ہوا حکم اکسیر رکھتی ہے۔ مگر شام کے وقت باغ میں نہ رہیں۔ اور گائے کا دودھ بہت پیویں۔ جس قدر ہو سکے۔ تھوڑا جوش دے لیا کریں۔ خداوند تعالیٰ کامل صحت عطا فرماوے۔ باقی سب خیریت ہے۔ مجھ کو اطلاع دیتے رہیں۔ (-)

خاکسار مرزا غلام احمد۔

(میں نے تمام خط پڑھ لیا ہے۔)

ooo

(پوسٹ لفافہ)

(-) مجھے لاہور میں آپ کا خط ملا۔ (-) آپ کے فرزند لخت جگر کو مرض سے صحت ہے۔ (-) میرے گھر کے لوگ بیمار تھے۔ تبدیل آب وہوا کے لئے لایا ہوں۔ شاید ایک ماہ تک ہم یہاں رہیں۔ باقی سب خیریت ہے۔

خاکسار مرزا غلام احمد 5۔ مئی 1908ء

ذیل کے خط کی تاریخ ٹھیک طور پر معلوم نہیں ہو سکی۔ اور نہ کہ ترتیب میں اسے کس خط کے بعد اور کس سے قبل رکھنا چاہئے۔ اس لئے اسے اس جگہ پر درج نقل کیا گیا۔

ooo

(دستی خط) (ہر دو اہلیہ مولوی محمد عبداللہ صاحب) میں محض تمہاری دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ تم (عبادت) کی پابند رہو۔ اور اپنے خاوند میاں عبداللہ کی تابعداری رکھو۔ کیونکہ عورتوں کے لئے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ اگر وہ اپنے خاوندوں کی اطاعت کریں گی۔ تو خدا ان کو ہر ایک بلا سے بچائے گا۔ اور ان کی اولاد عمر والی ہو گی۔ اور نیک بخت ہو گی۔ (-)

مرزا غلام احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں

مقبوضہ کشمیر میں جب سے تحریک آزادی شروع ہوئی ہے اور بھارت نے اپنی افواج کو اس علاقے میں بھیج کر اسے دبانے کی کوششیں شروع کر رکھی ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ کوئی نہ کوئی بین الاقوامی ادارہ یا تنظیم انسانی حقوق کے سلسلے میں بھارت کی طرف سے مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی زیادتیوں کے خلاف بیان یا قرارداد یا رپورٹ پیش نہ کرتا ہو۔

اب اسی قسم کی ایک رپورٹ امریکہ کی وزارت خارجہ کے شعبہ انسانی حقوق کی طرف سے جاری کی گئی ہے جس میں مقبوضہ کشمیر میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر دنیا کی توجہ مبذول کروائی گئی ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں انصاف کا نظام غیر موثر ہو چکا ہے اور مقبوضہ کشمیر کے علاوہ بھی مختلف علاقوں میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں عوام پر وحشیانہ مظالم ڈھائے جا رہے ہیں عورتوں کی آبرو ریزی ہو رہی ہے اور نوجوانوں کو گرفتار کر کے بغیر مقدمہ چلائے موت کی نیند سلا دیا جاتا ہے۔ جوانوں کے علاوہ بچوں بوڑھوں اور عورتوں کو بھی معاف نہیں کیا جاتا اور ان پر ظلم و ستم اور تشدد کیا جاتا ہے۔ رپورٹ میں عالمی برادری سے کہا گیا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی وسیع پیمانے پر ہونے والی ان خلاف ورزیوں پر دنیا کو توجہ دینی چاہئے اور ان کا مداوا کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کیا جانا چاہئے۔

○○○

اسرائیل فلسطین امن مذاکرات

امریکہ کی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائٹ نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان امن مذاکرات دوبارہ اگلے ماہ میں شروع ہوں گے۔ انہوں نے یہ اعلان اسرائیل کے وزیر خارجہ اور فلسطینی نمائندے سے بات چیت کے بعد کیا ہے۔ مسز البرائٹ نے کہا کہ اگرچہ امن کے لئے یہ ایک چھوٹا سا قدم ہے لیکن موجودہ حالات کے پیش نظر اس کی اپنی اہمیت ہے۔ اور انہوں نے امید ظاہر کی کہ حال ہی میں جو امن مذاکرات میں تعطل پیدا ہو گیا تھا وہ ان مذاکرات سے ختم ہو جائے گا اور امن کا عمل دوبارہ جاری ہو سکے گا۔

یاد رہے کہ اسرائیل اور فلسطین کے درمیان امن مذاکرات چند ماہ قبل اس وقت تعطل کا شکار ہو گئے تھے جب اسرائیل نے مشرقی یروشلم میں ایک متنازعہ اراضی پر یہودیوں کی بستی تعمیر کرنی شروع کر دی تھی۔

مسز البرائٹ نے یہ بھی بیان دیا کہ دونوں فریقوں نے اصولی طور پر یہ بات مان لی ہے کہ ایسی کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ جس سے امن مذاکرات میں کوئی رکاوٹ پڑے۔ لیکن ابھی اس بیان کی سیاہی بھی خشک نہیں ہوئی تھی کہ اسرائیل نے اپنی طرف سے یہ اعلان جاری کر دیا کہ امن مذاکرات کے باوجود وہ یہودی بستیاں بسانے سے باز نہیں آئیں گے اور یہ بستیاں تعمیر کرنے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اسرائیل کے ترجمان نے کہا کہ امریکہ نے فلسطینی حکام اور اسرائیل کے درمیان امن معاہدہ پر عمل درآمد سے متعلق جو بات چیت دوبارہ شروع کرانے کی کوشش کی ہے وہ یہودی بستیاں بسانے کی راہ میں رکاوٹ پیدا نہیں کرے گی۔ اور یروشلم کے مشرقی علاقے اور دوسرے مقبوضہ علاقوں میں یہودی بستیاں بسانے کا سلسلہ ہر قیمت پر جاری رہے گا۔ یہ بات یروشلم کے میئر کی طرف سے کہی گئی ہے۔ میئر کے مطابق مقبوضہ علاقوں میں تیس ہزار گھر تعمیر کئے جائیں گے۔ اسرائیل نے امریکہ کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے یہودیوں کے نئے گھر تعمیر کرنے سے وہ متاثر نہیں ہو گا۔ اسی طرح وزیراعظم نتن یاہو نے گزشتہ دنوں یہودیوں کے لئے جو 300 نئے گھر تعمیر کرنے کا اعلان کیا تھا اس پر بھی ہر قیمت پر عملدرآمد جاری رہے گا۔

اس اعلان سے اسرائیل کی بدنیتی واضح ہو کر سامنے آگئی ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اس پر وہ ضرب المثل صادق آتی ہے کہ پنچوں کا فیصلہ سر آنکھوں پر مگر پرنالہ اسی جگہ پر رہے گا۔

درحقیقت اسرائیل اپنی ہٹ دھرمی اور امریکہ کی درپردہ پشت پناہی سے یہ سمجھتا ہے کہ اب اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اس لئے وہ اپنی من مانی کر رہا ہے۔ لیکن حالات ہمیشہ ایک سے نہیں رہتے اور کیا کہا جا سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں اس کے لئے کل کیا لکھا جا چکا ہے۔

○○○

الجزائر میں دہشت گردی کا تسلسل

الجزائر میں دہشت گردی اور خانہ جنگی زور شور سے جاری ہے اور اس میں روزانہ اضافہ ہو رہا ہے۔ انہی دنوں تشدد کے حالیہ واقعات میں 74 افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ان میں سے اکثر کے سر تن سے تلوار یا تیز دھار آلوں سے جدا کئے گئے۔ اور پھر ان کی نعشوں کو جلا دیا گیا۔ ایک ہی قبیلہ کے 56 افراد کے سر تن سے جدا کر دئے گئے۔ ان کی پانچ عورتیں بھی اغوا بھی کر لی گئیں۔ حملہ آوروں کی تعداد پندرہ بتائی گئی ہے لیکن ابھی تک کسی پارٹی نے تشدد کے ان واقعات کی ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ ادھر الجزائر کے میڈیا نے دعویٰ کیا ہے کہ سرکاری فوجوں نے گزشتہ ہفتے کے دوران مختلف جھڑپوں میں انتہا پسندوں کے 84 افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔

○○○

بنگلہ دیش میں سیاسی محاذ آرائی

بنگلہ دیش میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان محاذ آرائی بڑھ رہی ہے۔ بنگلہ دیش میں حکمران جماعت عوامی لیگ ہے جس کی سربراہ حسینہ واجد ہیں اور دوسری طرف حزب اختلاف کی سب سے بڑی جماعت بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی ہے جس کی سربراہ خالدہ ضیاء ہیں۔ دونوں جماعتوں میں آئے روز قومی اسمبلی میں بھی اور قومی اسمبلی سے باہر بھی چپقلش عام ہو رہی ہے۔ آئے دن ہڑتالوں کی کال دی جاتی ہے۔ جس سے نہ صرف ملکی معیشت کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ غریب لوگوں کی روزمرہ کی زندگی بھی متاثر ہوتی ہے۔ اس سیاسی جنگ کی وجہ سے حکومت اور جمہوری ڈھانچہ کے لئے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

بنگلہ دیش کے صدر جسٹس شہاب الدین احمد نے دو بیگمات کی جنگ پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے دونوں جماعتوں کی سربراہوں میں مصالحت کروانے کی بھی کوشش کی ہے لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ صدر کا یہ بیان بڑا دلچسپ ہے کہ حسینہ واجد شمال کی طرف دیکھتی ہیں تو خالدہ ضیاء آنکھیں بند کر لیتی ہیں یا جنوب کی طرف دیکھنا شروع کر دیتی ہیں۔ اور اگر ان میں سے ایک پارٹی ایک بار غلطی کرتی ہے تو دوسری اس کے رد عمل کے طور پر تین بار جان بوجھ کر وہی غلطی دہراتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان دونوں خواتین نے بنگلہ دیش کی پارلیمنٹ کو بھی ایوان انتشار میں بدل کر رکھ دیا ہے۔

بنگلہ دیش کے اس سیاسی انتشار پر جمہوریت اور امن کا خواہاں ہر شہری پریشان ہے مزید پریشانی اس بات کی ہے کہ دونوں فریق مفاہمت کی اہمیت کا احساس نہیں کر رہے۔ حکمران جماعت نے حزب مخالف کے 14 نکاتی چارٹر کو مسترد کر دیا ہے۔ جبکہ فریق ثانی نے پارلیمنٹ کے اجلاسوں کا بائی کاٹ ختم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ بہرحال عوام دونوں سے ہی نالاں ہیں اور ایک اخباری جائزہ کے مطابق عوام میں خالدہ ضیاء کی حکومت کے خلاف جو جذبات پائے جاتے تھے اب ان کا رخ حسینہ واجد کی حکومت کی طرف الٹ گیا ہے۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ اس حکومت کے خلاف عوام کے جذبات شدید تر ہیں۔

دونوں فریقوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ ان دونوں کی بقاء صلح صفائی سے رہنے اور صاف ستھری سیاست سے وابستہ ہے۔

○○○

امریکہ کی غیر منطقی قانون سازی

امریکہ نے ایک بل پاس کر رکھا ہے جس کا نام ایران۔ لیبیا۔ سینکشن ایکٹ ہے۔ اسے ڈی اماتو ایکٹ بھی کہا جاتا ہے۔ اس بل کی رو سے صدر بل کلنٹن سے کہا گیا ہے کہ وہ کسی بھی غیر ملکی فرم کے خلاف کارروائی کریں گے جو لیبیا یا ایران کے ساتھ کسی قسم کا کاروبار کرے گی۔ کیونکہ امریکہ کی نظر میں یہ ممالک بین الاقوامی دہشت گردی کی معاونت کرتے ہیں۔ لیکن اس بل کی وجہ سے امریکہ اور یورپین یونین کے ملکوں میں کشمکش پیدا ہو گئی ہے۔

اس سے پہلے امریکہ اسی قسم کا قانون کیوبا کے بارے میں بھی پاس کر چکا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اس کا جھگڑا کینیڈا سے پیدا ہو گیا تھا کیونکہ کینیڈا کی ایک فرم کا کیوبا میں اچھا خاصا کاروبار تھا اور کینیڈا کا کہنا تھا کہ امریکہ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی سرحدوں سے باہر آزاد ملکوں کی فرموں کے خلاف کسی قسم کی تادیبی کارروائی کرے۔ اور اگر وہ ایسا کرے گا تو ہم بھی اس کے خلاف ایسا ہی بل پاس کریں گے۔

اب ایران کے خلاف اس بل کے نتیجہ میں یورپ کی بعض کمپنیوں کے متاثر ہونے کا خطرہ ہے جو ان دونوں ملکوں میں پہلے ہی سے کاروبار کر رہی ہیں۔ خاص طور پر فرانس کی ایک بڑی انرجی کمپنی "ٹوٹل" ایران میں دو بلین ڈالر کی سرمایہ کاری کرنا چاہتی ہے۔ جس پر امریکہ کو سخت بے چینی ہے۔

اب یورپین یونین اور امریکہ کے نمائندے 15۔ اکتوبر کو مذاکرات کریں گے کہ کس طرح اس معاملے سے نبٹا جائے۔ یورپین کمیشن کے نمائندے نے کہا ہے کہ اب یہ بہت ضروری ہو گیا ہے کہ امریکہ اپنے ملک میں بنائے گئے ٹریڈ قوانین پر یورپین یونین کے ساتھ کسی فیصلے پر پہنچنے کی کوشش کرے۔

○○○

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گراں قدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا ہے اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گراں قدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔ (سیکرٹری بیوت الحمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 7- اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔اردو کلاس۔
1-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
3-00 نارو یجیئن زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ حضرت صاحب سے ملاقات۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 سپورٹس۔کرکٹ میچ مجلس نابینا ربوہ۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 نارو یجیئن زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 تعلیم دین حق۔روحانی خزائن۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 طبی معاملات۔ انٹرویو ڈاکٹر نصیر احمد منصور "آئی سرجن" از ڈاکٹر سلطان اے۔مبشر۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 فرنچ زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 نارو یجیئن پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن سروس۔

بدھ 8-اکتوبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔
2-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
3-30 حکایات شیریں
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 طبی معاملات۔ انٹرویو ڈاکٹر نصیر احمد منصور "آئی سرجن" از ڈاکٹر سلطان۔ اے۔مبشر۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 فرنچ زبان سیکھئے۔
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 کوئز پروگرام از کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
11-30 تقریر۔
12-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ہماری کائنات۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 عربی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
6-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 فرنچ پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن سروس۔

جمعرات 9-اکتوبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 المائدہ۔مکرونی۔
1-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
3-00 ترکی زبان سیکھئے۔
3-30 عربی پروگرام
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کینیڈین ہورائزن۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 ترکی زبان سیکھئے۔
8-30 عربی پروگرام۔قصیدہ نظم۔
8-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 سندھی پروگرام۔ ترجمہ خطبہ از حضرت صاحب (26-1-96)۔
12-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت۔ حصہ 16۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 المائدہ۔مکرونی۔
3-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 36۔(13-7-94) حصہ اول۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 رشین پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 جرمن سروس۔

جمعہ 10-اکتوبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 بزم مشاعرہ۔ سلیم شاہجہانپوری کے ساتھ ایک شام۔
2-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
3-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت حصہ 16۔
6-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 35 (22-6-94) حصہ دوئم۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
9-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔
11-00 پشتو پروگرام۔
12-00 بزم مشاعرہ۔ سلیم شاہجہانپوری کے ساتھ ایک شام۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 کمپیوٹرز سب کے لئے حصہ 28۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 درود شریف اور نظم۔
5-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
10-05 تلاوت-حدیث
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن سروس۔

ہفتہ 11- اکتوبر 1997ء

12-00 رات-اردو کلاس۔
1-00 طبی معاملات۔از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب۔"فرسٹ ایڈ"۔
1-30 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
2-45 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
4-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
5-00 لقاء مع العرب۔
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔یو۔ایس۔اے۔ پروڈکشن۔ ایک عیسائی مشنری کے سوالوں کے جوابات۔
7-00 اردو کلاس۔
8-00 کمپیوٹرز سب کے لئے۔حصہ 28۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 سرائیکی پروگرام
12-00 طبی معاملات۔از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب۔
1-00 لقاء مع العرب۔
2-00 اردو کلاس۔
3-00 الفضل فورم۔تعلیم۔
4-05 تلاوت-خبریں۔
4-30 چینی زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 بنگالی پروگرام۔
7-00 چلڈرنز کلاس۔
8-00 لقاء مع العرب۔
9-00 عربی پروگرام۔
10-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز آئیڈیل پبلک سکول ربوہ۔ بمقابلہ الاحمد کیمرج اکیڈیمی۔ربوہ۔
11-00 جرمن سروس۔

بقیہ صفحہ 1

روح چیز جو خوبصورت اور بے نقص بھی ہے۔ اس کو ہم غیر ذی روح چیز پر کیسے فضیلت دے سکتے ہیں۔

پس جب تک کہ کسی تعلیم میں اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا رحم زندہ طور پر ہمارے شامل حال نہ ہو اس وقت تک وہ تعلیم زندہ نہیں کہلا سکتی زندہ مذہب وہی ہے کہ جس میں سب سے زیادہ زور دعا پر ہو۔

(از خطبہ 17۔دسمبر 1926ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6 اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 19 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 27 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم نواز شریف نے بھارتی وزیراعظم سے فون پر بات چیت کی ہے۔ سرحدی کشیدگی کم کرنے اور جھڑپیں روکنے پر اتفاق کیا گیا۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا کہ تاجر پورے خلوص سے ٹیکس دیں۔ حکومت ان میں مزید کمی کر دے گی۔

○ چیف آف سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ بھارت کو معاہدہ عدم جارحیت کی پیشکش مسئلہ کشمیر کے حل سے مشروط ہے۔ کشمیر کے حل کے لئے حکومتی پالیسی درست ہے۔

○ ایم کیو ایم نے الزام لگایا ہے کہ کراچی میں ریاستی آپریشن کا آغاز ہو چکا ہے۔

○ بھارتی وزیراعظم گجرال کی پاکستان کو اس یقین دہانی کے باوجود کہ کنٹرول لائن پر فائرنگ کا سلسلہ بند کر دیا جائے گا بھارت نے گزشتہ روز چکوٹھی سیکٹر پر گولہ باری کا سلسلہ پھر شروع کر دیا ہے۔ بھارت نے لیپا۔ چکوٹھی۔ اور نیلم سیکٹر میں فوجی نقل و حرکت میں اضافہ کر دیا ہے۔ پختہ مورچے تعمیر کئے جا رہے ہیں۔ سیالکوٹ سیکٹر میں فائرنگ سے بھارتی سیکورٹی فورسز کا ایک اہلکار ہلاک اور لیپا سے بھارتی میجر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ سیالکوٹ ورکنگ باؤنڈری کے قریب دو خوفناک بم دھماکے ہونے سے بجلی کی سپلائی منقطع ہو گئی۔ بھارتی تخریب کار سرحدی علاقوں میں خوف و ہراس پھیلانے کے لئے ایسی کارروائیاں کر رہے ہیں۔

○ امریکہ نے جنوبی عراق میں "نو فلائی زون" پر ایرانی طیاروں کی پروازوں کے باعث خلیج میں اپنا طیارہ بردار جہاز بھیج دیا ہے۔

○ الجزائر میں تشدد کے مختلف واقعات میں 89 افراد کو قتل کر دیا گیا ہے اور 200۔ افراد زخمی کر دیئے گئے ہیں۔

○ بھارتی وزیراعظم گجرال نے کہا ہے کہ دوستانہ تعلقات کے لئے پاکستان کو کشمیر میں مداخلت بند کرنا ہوگی۔

○ برطانوی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر قراردادیں اس وقت تک موثر ہیں جب تک ان میں ترمیم نہ کی جائے یا اقوام متحدہ انہیں ختم نہ کر دے۔

○ حکومت کا کوئی بھی فیصلہ جو قانونی اتھارٹی کے بغیر کیا گیا ہو عدالت اسے کالعدم قرار دے سکتی ہے۔ یہ بات چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے سارک کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہی ہے۔ عدالت حکومت کو کہہ سکتی ہے کہ وہ قانون کو منسوخ نہ کرے۔ قانون میں ابہام ہو تو بھی از خود کارروائی کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عدلیہ پر عوام کا اعتماد بحال کرنے کی ضرورت ہے۔

○ پورے ملک میں مردم شماری مارچ 1998ء تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ نئے شیڈول کے مطابق اگلے سال یکم مارچ سے 18 مارچ تک ہوگی۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے توقع ظاہر کی ہے موجودہ حکومت اپنی پانچ سالہ آئینی مدت پوری کرے گی۔

○ وزیراعلیٰ میاں شہباز شریف نے کہا ہے۔ قبضہ گروپوں سے زمینیں واپس لے کر نیلام کریں گے۔ لاہور میں ایک ارب روپے کی لاگت سے چھ سڑکوں کی تعمیر و مرمت ہوگی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو کے شوہر آصف علی زرداری نے کہا ہے کہ قیاس آرائیاں ہوتی رہیں "بی بی" میرا ساتھ نہیں چھوڑے گی۔ وہ محبت کرنے والی خاتون ہیں۔ میرے اتنے ہی قریب ہیں جتنا جیل جانے سے پہلے تھیں مجھے بدنام کیا گیا ہے جیسے کسی کتے کو کیا جاتا ہے۔ لیکن موت سے نہیں ڈرتا۔ بے قصور ہوں۔

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کے سینئر جج جسٹس اجمل میاں نے چھٹی سارک کانفرنس کے چھٹے سیشن بعنوان "عدالتی فعالیت۔ ضرورت اور سکوپ" خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ سیاست دانوں کے احتساب کے ساتھ ججوں کا احتساب بھی ہونا چاہئے۔ سابق چیف جسٹس نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ عدالتی فعالیت کی بنیاد بے نظیر کیس میں سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے۔

○ وزیراعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ مجرم دندناتے پھرتے ہیں۔ پولیس کو شرم آنی چاہئے۔ انصاف عوام کے دروازے تک پہنچانے کا عہد کر رکھا ہے سب کو بلا امتیاز انصاف فراہم کیا جائے گا۔

○ جماعت اسلامی عدلیہ کی آزادی کے حق میں آٹھ اکتوبر کو وفاقی دارالحکومت میں احتجاجی مظاہرہ کرے گی۔

○ بنگلہ دیشی اپوزیشن کی اپیل پر ریل اور سڑک کا 8 گھنٹے تک پہیہ جام کیا گیا۔ جس سے لوگوں کو سفر میں بہت مشکلات پیش آئیں۔ جماعت اسلامی اور دیگر جماعتوں کی حمایت سے بی این پی نے احتجاج کی اپیل کی تھی۔

○ پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے سربراہ پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ اذانوں کا وقت گزر چکا ہے۔ ہواؤں نے رخ بدل لیا ہے۔ اب وہی شخص سیاست کر سکے گا جو دہشت گردی سے باقی بچے گا۔ ابھی دعاؤں کا وقت باقی ہے۔ سوچ کر لرز اٹھتا ہوں۔ حضرت عزرائیل کا ایک قدم پنجاب اور دوسرا کراچی میں ہوتا ہے پیپلز پارٹی کے جیالوں کی طرح نواز شریف کے متوالوں نے بھی حکومت ختم کرنے کا بیڑہ اٹھا لیا ہے۔

○ امریکی کانگرس نے کشمیر میں ریفرنڈم کرانے کا مطالبہ کر دیا ہے امریکی ایوان نمائندگان کی قرارداد میں پاک بھارت مذاکرات کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔

○ مسجد نبوی کے امام شیخ علی حذیفی نے خطبہ جمعہ میں کہا ہے کہ جادوگر اور جادوگری دونوں کی سزا قتل ہے۔ جادو سے کام لینے والا شرک اور شیطان کے جال میں پھنستا چلا جاتا ہے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے اسلامی جمعیت طالبات کو ہر محلے میں "بیٹھک سکول" کھولنے کی ہدایت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ اسلامی انقلاب کی راہ ہموار کرنے کے لئے اپنے خاندانوں کو جماعت کا ممبر بنائیں۔ تعلیمی اداروں میں جمعیت کا وجود تاریکیوں میں روشنی کی کرن ہے۔

○ سابق وزیر قانون' تحریک پاکستان کے سرگرم رکن اور قائداعظم کے معاون جناب شریف الدین پیرزادہ نے انکشاف کیا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر کے مستقبل کے بارے میں صدر جنرل ضیاء الحق اور وزیراعظم راجیو گاندھی میں یہ معاہدہ طے پا گیا تھا کہ کشمیر ہمارا' جموں تمہارا۔ لیکن ضیاء الحق کے انتقال کے باعث اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا تھا۔

○ ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس عبدالحفیظ چیمہ نے قرار دیا ہے کہ عرس کی آڑ میں منشیات فروشی' مجرے اور بھنگ و شراب نوشی کے واقعات کو سختی سے روکنا ہوگا۔ شریعت ایکٹ ملک کا باقاعدہ قانون ہے۔ قرآن و سنت کے مطابق ملک کو صحیح سمت میں لے جانا ہر شخص کا فرض ہے۔

○ امریکی سینٹ نے پاکستان کی اقتصادی و فوجی امداد بحال کرنے کا بل منظور کر لیا ہے۔ نیا بل براؤن ترمیم کا ہی تسلسل ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان کئی شعبوں میں تعاون کو بھی فروغ ملے گا۔

○ طالبان نے جنگ بندی کے لئے اقوام متحدہ کی اپیل مسترد کر دی ہے۔ جنگ بندی سے مخالف لشکریوں کو از سر نو خود کو منظم کرنے اور تازہ کمک منگوانے کا وقت مل جائے گا۔

○ سری لنکا میں حکومت خانہ جنگی ختم کرانے کے لئے نیا مسودہ آئین تیار کر لیا ہے۔ شمالی سری لنکا میں سو سے زائد ہلاک ہو چکے ہیں۔

○ عراق نے اقوام متحدہ کے ماہرین کو حساس مقامات کے معائنہ کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔

○ صرافہ بازار ملتان میں ڈاکو 7 لاکھ روپے کا سونا لے کر فرار ہو گئے اور مزاحمت پر 3 تاجروں کو زخمی کر دیا۔

○ پنجاب کے سابق وزیراعلیٰ محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ وزیراعظم اور چیف جسٹس کے مذاکرات فوج کے دباؤ پر ہوئے ہیں۔ بے نظیر نے اپنے لائے ہوئے چیف جسٹس سے اختلاف کیا تو حکومت چلی گئی۔ نواز شریف اس سے سبق سیکھیں صدر کی بنیادی تربیت پیپلز پارٹی نے کی ہے ان کے اردگرد پارٹی کے ہمدرد موجود ہیں۔ ملک کا اسی فیصد اقتدار ایک ہی گھر چلا جائے تو حالات کس طرح سدھر سکتے ہیں۔

○ برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر میاں ریاض سمیع نے مانچسٹر میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے پاکستانیوں اور کشمیریوں کے بارے میں سخت الفاظ استعمال کئے۔ اور کہا کہ برطانیہ میں پاکستانی سیاسی جماعتوں کا کوئی کردار نہیں ہے۔ وزراء اور لیڈروں کی پذیرائی نہ کی جائے۔ کشمیریوں کے متعلق انہوں نے کہا کہ کشمیری غیر متحد ہیں۔ گلاسکو میں پاکستانیوں اور کشمیریوں نے ہی محمد سرور کو بدنام کیا ہے۔ انہوں نے یہ تاثر بھی دیا ہے کہ یہودی پاکستانیوں اور مسلمانوں سے زیادہ منظم۔ طاقتور اور قابل تقلید قوم ہیں۔ انہوں نے کیمونٹی سنٹر میں کہا کہ مجھے بتایا جائے کہ قرآن پاک میں کہاں لکھا ہے کہ شراب حرام ہے۔

○ حکومت پنجاب نے ایگزیکٹو مجسٹریٹوں کے نام ایک مراسلہ میں ہدایت جاری کی ہے کہ ڈبل سواری کی پابندی توڑنے کے الزام میں پکڑے جانے والے شہریوں کو گرفتاری کے روز ہی ضمانت پر رہا کر دیا جائے۔

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائت
سرمد جیولرز
پروپرائٹرز: شہزاد اسلم - رضوان اسلم
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
فون رہائش 7582408

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں
مکان یا پلاٹ کی خریداری کے لئے
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر
نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 212515 رہائش: 212300

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت
کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ریچ
آفس A-6 گیلری 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائل: 661524-0300
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد